سوال

(405) مقروض کا قرض زکوٰۃ میں شمار کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ایک غریب آدمی کسی سے ہزار دو ہزار روپے قرض لیتا ہے پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد قرض دینے والا اس مقروض کو یہ کہتا ہے کہ میرے وہ روپے زکوٰۃ میں قبول کریں۔ کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (یقین شاہ اورکزائی ابوظبی) (۳مارچ ۲۰۰۰ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرض اگر زکوٰۃ میں شمار کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ مسکین زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ قرض معاف کر دینا بعینہٖ دے دینا ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

وَإِن كانَ ذو عُسرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلىٰ مَيسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقوا خَيرٌ لَكُم إِن كُنتُم تَعلَمونَ ﴿٢٨٠﴾... سورة البقرة

''یعنی مقروض اگر تنگ دست ہو تو آسانی تک ڈھیل دینا چاہیے اور صدقہ کر دینا یعنی قرض چھوڑ دینا یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

قرض چھوڑنے کو صدقہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا یہ بھی صدقہ دینے کی ایک صورت ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوئی شک نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 327

محدث فتویٰ